Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref تاریخ/Date

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام صادق کی عبادت الٰہی کا دلنشین اور ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20/فروری 2026ء (۲۰ تبلیغ ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل سے رمضان شروع ہے، یہ روزوں کا مہینہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور اپنی روحانی اصلاح کے لیے مہیا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ اِس مہینے سے ہر احمدی کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ حقیقی فائدہ تبھی ہوتا ہے، جب رمضان کے بعد بھی ہم محبّت الٰہی اور عبادت کے معیار قائم رکھنے بلکہ بلند کرنے کی کوشش کریں، تبھی ہم اپنے مقصدِ پیدائش کو بھی پُورا کرنے والے ہوں گے۔

گذشتہ چند جمعوں سے مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت الٰہی، عبادت کے طریق اور معیار اور مؤمنین کو اِس پر عمل کرنے کی جو آپؐ نے نصائح و ہدایات فرمائیں، اُن کے بارے میں بیان کرتا رہا ہوں۔ پھر آپؐ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعودؑ کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ ہی کی پیروی میں واقعات بیان کیے تھے۔ تو یہ مضمون ابھی بھی چل رہا ہے اور آج رمضان کی مناسبت سے بھی یہی چلتا رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا: صرف یہی نہ ہو کہ ہم اِن واقعات کو سُنیں اور محظوظ ہوں بلکہ یہ ہمارے لیے راہنما ہونے چاہئیں۔

حضورِ انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی مولوی محمد عبداللہ بتالوی صاحبؓ کے ایک بیان سے متعلق روایت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ... حضرت مسیح موعودؑ کے

تعلق باللہ، تقویٰ، طہارت اور عبادت میں شغف پر روشنی پڑتی ہے۔ اِس لیے مَیں اِس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

امۃ الرحمٰن صاحبہ نے بیان کیا کہ ایک دن حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اُمّ المومنین نے یہ تجربہ کرنا چاہا کہ دیکھیں کہ آنکھیں بند کر کے کاغذ پر لکھا جا سکتا ہے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ پُرزۂ کاغذ پکڑ کر اُس پر حضرت مسیح موعودؑ نے یہ عبارت لکھی، جو مجھے حرف بہ حرف یاد ہے۔ حضورؑ نے آنکھیں بند کرنے کی حالت میں جو لکھا، وہ یہ تھا کہ انسان کو چاہیے کہ ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور پنج وقت اُس کے حضور دعا کرتا رہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پس یہ وہ معیار ہے، جس کی آپؑ نے ہمیشہ اپنے ماننے والوں کو تلقین کی، آپؑ کو ہر وقت صرف یہی خیال رہتا تھا کہ میرے ماننے والے بلکہ ہر مومن، انسان ایسا ہو جس میں خدا خوفی ہو اور وہ ہمیشہ عبادت کی طرف توجہ رکھنے والا ہو۔

اِسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ایک اور واقعہ بیان کیا ہے کہ میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ نے بتایا کہ حضرت صاحبؑ نے ۱۸۸۴ء میں ارادہ فرمایا تھا کہ قادیان سے باہر جا کر چلّہ کشی کریں اور ہندوستان کی سیر بھی کریں۔ پہلے سوجان پور ضلع گورداسپور میں جا کر خلوت میں رہنے کا ارادہ کیا لیکن بعد میں الہام ہوا کہ تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔ چنانچہ جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور جانے سے پہلے مجھے قادیان بلا لیا گیا اور شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کو خط لکھا گیا کہ مَیں دو ماہ کے لیے ہوشیار پور آنا چاہتا ہوں، شہر کے کنارے پر بالا خانہ والے مکان کا انتظام کیا جائے، اُنہوں نے اپنا ایک طویلے کے نام سے مشہور مکان خالی کر دیا۔ حضور بہلی میں بیٹھ کر دریائے بیاس کے راستے تشریف لے گئے۔ ساتھ میاں عبداللہ، شیخ حامد علی اور فتح خان تھے۔ دریا عبور کرنے کے لیے کشتی لی، جب کشتی چل رہی تھی، تو حضورؑ نے فرمایا کہ میاں عبداللہ کامل کی صحبت اس سفرِ دریا کی طرح ہے جس میں پار ہونے کی بھی اُمید ہے اور غرق ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضور کی یہ بات سرسری طور پر سنی لیکن بعد میں جب فتح خان مرتد ہوا تو یہ بات یاد آئی۔

حضورؑ نے بذریعہ دستی اشتہار اعلان کر دیا کہ چالیس دن تک مجھے کوئی صاحب ملنے نہ آئیں اور نہ کوئی صاحب مجھے دعوت کے لیے بُلائیں۔ ان چالیس دن کے گزرنے کے بعد مَیں بیس دن اور ٹھہروں گا، اِن بیس دنوں میں ملاقات اور سوال جواب کی اجازت ہوگی۔ ہمیں بھی حکم دیا کہ ڈیوڑھی کے اندر زنجیر ہر وقت لگی رہے اور گھر میں بھی کوئی شخص مجھے نہ بُلائے کوئی اُوپر نہ آئے، نماز بھی اُوپر ادا کروں گا، نماز جُمعہ کے لیے آپؑ نے یہ فرمایا کہ کوئی ویران سی مسجد تلاش کرو، جو شہر کے ایک طرف ہو، جہاں ہم علیحدگی میں نماز ادا کر سکیں۔

ایک دفعہ حضرت صاحبؑ نے مجھے فرمایا کہ میاں عبداللہ! اِن دنوں میں مجھ پر بڑے بڑے خدا تعالیٰ کے فضل کے

دروازے کھلے ہیں اور بعض اوقات دیر تک خدا تعالیٰ مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے، اگر اِن واقعات کو لکھا جاوے، تو وہ کئی ورق ہو جاویں۔ چنانچہ میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ پسرِ موعود کے متعلق الہامات بھی اِسی چِلّے میں ہوئے تھے اور بعد چِلّے کے ہوشیار پور سے ہی آپؑ نے اِس پیشگوئی کا اعلان فرمایا تھا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کا اشتہار ہے، جو جماعت میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک خاص توارد ہے کہ آج ۲۰ رفروری ہے اور پسرِ موعود کی پیشگوئی کے بڑی شان سے پُورا ہونے کا دن بھی ہے۔ وہ پسرِ موعود جو پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوا، باون سالہ خلافت اُس کی قائم رہی اور اللہ تعالیٰ نے اُسے کامیابیوں سے نوازا۔ وہ ساری پیشگوئیاں، الہامات اور باتیں، جو پیشگوئی مصلح موعود میں تھیں، وہ سب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ میں پُوری ہوئیں۔ اور یہ توارد مَیں اِس لیے کہہ رہا ہوں کہ یہ واقعہ آج ہی کے دن میرے سامنے آ گیا، ورنہ آگے پیچھے بھی آ سکتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ کی اِسی میں یہ حکمت تھی کہ آج کے دن ہی آئے اور مَیں بیان بھی کر دوں۔ اِس کے آجکل جلسے بھی جماعت میں ہو رہے ہیں اور اُس سے تاریخ کا بھی پتا لگ جاتا ہے، ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آ رہے ہیں، اُن سے بھی تاریخ کا پتا لگ جاتا ہے، اُنہیں دیکھنا چاہیے۔

حضور فرماتے ہیں: اُن دنوں فتح خان بہت معتقد تھا اور کہتا تھا کہ مَیں حضرت صاحب کو نبی سمجھتا ہوں، لیکن جب اُسے ٹھوکر لگی تو وہ مرتد ہو گیا۔

اِس تناظر میں حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ اِس لیے انسان کو ہمیشہ اپنے انجام بخیر کی دعا اور اپنے ایمان کی مضبوطی کی کوشش کرتے رہنا چاہیے اور اِس کے لیے دعا بھی مانگنی چاہیے اور خاص طور پر اِن دعاؤں میں، جو رمضان میں کریں، یہ دعا بھی ہر ایک کو کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا انجام بخیر کرے اور ایمان میں مضبوط رکھے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اِسی طرح ایک اور واقعہ آپؑ کے نماز پڑھنے کے بارے میں ہے۔ بعض لوگ نماز کے فقہی مسائل کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کس طرح ہاتھ باندھنے چاہئیں اور نماز کی مختلف حرکات کس طرح ہوں؟ میاں علی محمد صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے نماز کا طریق بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں نے حضور کو نماز سُنّت پڑھتے ہوئے دیکھا، حضور علیہ السلام نے ہاتھ ناف سے اُوپر باندھے ہوئے تھے اور دائیں ہاتھ کی درمیانی اُنگلی کُہنی تک پہنچتی تھی بلکہ کچھ پیچھے ہی رہتی تھی، سجدہ کرتے وقت آپؑ دونوں ہاتھوں کے درمیان ماتھا اور ناک زمین پر رکھتے تھے اور اُنگلیاں سیدھی کعبے کی سمت ہوتی تھیں اور جب آپؑ سجدے سے اُٹھتے تھے، تو کیونکہ آپؑ کی دستارِ مبارک ڈھیلی ہوتی تھی، پیچھے ہٹ جاتی تھی، اُس کو اُنگلی سے سیدھا کر لیتے تھے۔

حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب آپؓ کی تہجّد کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رات کے کوئی تین بجے حضور کو دیکھا، تو حضور نماز پڑھ رہے تھے، مَیں بھی وضو کر کے حضور کے پیچھے کچھ فاصلے پر نماز پڑھنے لگ گیا۔ اور مَیں نے بہت کوشش کی کہ حضور جتنا قیام یا رکوع یا سجدہ کرنے کی کوشش کروں، مگر نہ کر سکا، صرف دو رکعتوں میں ہی مَیں سخت تھک گیا اور حضور ابھی اُسی رکعت میں ہی تھے، جس میں خاکسار شامل ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ دن کے وقت جب حضور کے گرد ہم بیٹھے ہوئے تھے اور حضور جماعت کو تہجّد پڑھنے کی تاکید فرما رہے تھے، تو خاکسار نے عرض کیا کہ اگر تہجد نہ پڑھی جائے، تو پھر کم از کم کیا کیا جائے؟ اِس پر حضور نے فرمایا کہ اُس وقت اِستغفار کثرت سے پڑھے، خدا کی تسبیح وتحمید کثرت سے کرے، اِس سے پھر تہجّد پڑھنے کی توفیق مِل جاتی ہے۔

حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ اب یہ جو دعائیں آپؑ نے سکھائیں، اِس لیے نہیں کہ تہجد کا متبادل ہو جائیں گی، بلکہ اِس لیے کہ اِن سے تہجد پڑھنے کی توفیق ملے گی۔ پس یہ وہ نسخہ ہے کہ جسے ہمیں بھی سُستی کے دنوں میں اپنانا چاہیے۔

آجکل ہم رمضان سے گزر رہے ہیں اور تہجد کی کچھ نہ کچھ توفیق تو مِل ہی جاتی ہے، اگر نہیں بھی ملتی تو کوشش کرنی چاہیے، بے شک مسجد میں تراویح بھی پڑھائی جاتی ہے اور یہ کمزوروں یا ایسے لوگوں کے لیے جو صبح صحیح وقت پر اُٹھ نہیں سکتے یا زیادہ وقت نہیں دے سکتے، متبادل کے طور پر ہوتی ہے۔ لیکن یہ ایسا متبادل نہیں، جو پُورا حق ادا کر سکے، آنحضرتؐ کی سُنّت اور آپؐ کے غلامِ صادقؑ کا طریق تو یہی ہے کہ رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھی جائے۔ اِس لیے چاہے تراویح پڑھ بھی لی ہو، کوشش یہ کرنی چاہیے کہ دو نفل یا چار نفل ہی سہی، لیکن نمازِ تہجد ضرور پڑھیں۔

حضورِ انور نے آخر پر فرمایا کہ حضورؑ فرماتے ہیں دنیاداری بالکل ترک بھی نہیں کرنی، جو اللہ تعالیٰ نے انعامات دیے ہیں، اُن کی قدر بھی کرنی ہے، ہر ایک کو اپنے حالات بھی دیکھ کر دیکھنا چاہیے کہ دنیا میں اِتنے نہ ڈوب جائیں کہ بالکل ڈوب جائیں اور اِتنا تارک الدنیا بھی نہ ہوں کہ جو دنیا کے حقّ ہیں، وہ بھی ختم ہو جائیں۔ ایک سموئی ہوئی اسلام کی تعلیم ہے، اُس کو اختیار کرنا چاہیے۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضورِ انور نے ماہ رمضان المبارک کی مناسب سے عبادت کا حق ادا کرنے، مظلوم احمدیوں اور اسیران راہ مولیٰ کے لئے نیز امت مسلمہ کے لئے اور دنیا کو تباہی سے بچنے کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔